Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۲

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۵۲۵۴

ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۴ اخاء ۱۳۵۷ہش ۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کے لئے روحانی، اخلاقی اور علمی تربیت حاصل کرنے کے بعد

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بابرکت سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

جماعتِ احمدیہ کے عقائد کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب

خدائے واحد و یگانہ پر اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے پر ہم دلی یقین اور ایمان رکھتے ہیں

ہر احمدی میں ایسی روحِ بلالی ہونی چاہیئے کہ تعصب کے پہاڑ بھی اس کی روح کی آواز "احد" کو دبا نہ سکیں

ربوہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء (۲۲ اخاء ۱۳۵۷ ہش)۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ تربیتی اجتماع آج شام پانچ بجے نہایت کامیابی سے اور غیر معمولی برکتوں کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر خدامِ احمدیت کو جماعتِ احمدیہ کے عقائد کے موضوع پر اپنے نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطاب سے نوازا جس کا ایک ایک لفظ روح کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا تھا اور قلوب کو خدائے قادر و توانا کی قدرتوں پر اور اس کے پاک رسول خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان اور عدیم المثال مقام پر زندہ یقین و ایمان سے سرشار کر رہا تھا اور سامعین جو سات آٹھ ہزار پر مشتمل تھے اور جن میں ملک کے طول و عرض سے آنیوالے خدام و اطفال کے علاوہ بکثرت انصار بھی موجود تھے بار بار اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد کے پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ اپنے دلی جذباتِ محبت و عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

حضور کی تشریف آوری اور تقسیم انعامات کی تقریب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے تین بجے بذریعہ کار مقامِ اجتماع میں تشریف لائے جو کہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج کے بالمقابل وسیع و عریض میدان میں تیار کیا گیا تھا۔ جملہ سامعین نے کھڑے ہو کر اور پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا جو کہ مکرم صالح محمد خان صاحب سابق مبلغ اسلام ماریشس نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور نے جملہ خدام سے ان کا عہد دوہروایا۔ اس کے بعد حضور نے حُسنِ کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس (خدام الاحمدیہ ضلع کراچی) کو اپنے دستِ مبارک سے انعامی شیلڈ اور دوم آنے پر قیادت ضلع جھنگ و قیادت فیصل آباد کو سنداتِ امتیاز مرحمت فرمائیں۔ بعد ازاں مجلس اطفال الاحمدیہ عزیز آباد کراچی کو علمِ انعامی عطا فرمایا اور دوم و سوم آنے والی مجالسِ اطفال (دار الذکر فیصل آباد و ڈرگ روڈ کراچی) کو سنداتِ خوشنودی عطا فرمائیں۔ حضور نے سائیکل کے بین الاضلاعی مقابلہ میں ضلع کراچی کو اوّل آنے پر ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا اور پھر اجتماع میں ہونے والے ورزشی اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام کو بھی اپنے دستِ مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔

تقسیم انعامات کے بعد شیخوپورہ کے ایک خادم مکرم غلام سرور صاحب طاہر نے بلند ہمتی کے موضوع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی جو احمدی نوجوانوں کے لئے زرّیں نصائح پر مشتمل تھی۔ نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنا ایمان افروز خطاب شروع فرمایا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:

حضور کا ایمان افروز خطاب

حضور نے فرمایا آپ خدام الاحمدیہ ہیں یعنی آپ احمدیت کی طرف منسوب ہیں۔ ہم سب خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ احمدی نام ہمارا حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام نے رکھا ہے ہم اپنے کچھ عقائد رکھتے ہیں جو مختلف رنگوں میں گاہے بگاہے آپ کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ آج میں جماعتِ احمدیہ کے عقائد کے متعلق ہی آسان اور سادہ زبان میں کچھ کہنا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے نوجوان اور بچے سب اچھی طرح سمجھ سکیں۔

حضور نے فرمایا ہم احمدی قرآن کریم کی روشنی میں خدا کو واحد لاشریک سمجھتے ہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ اس کی ذات میں اور نہ اس کی صفات میں۔ وہ بے مثل و مانند ہے یکتا ہے ہر قسم کے نقائص اور کمزوریوں سے پاک ہے۔ وہ ہر چیز کا خالق و مالک ہے حی ہے قیوم ہے کائنات کی ہر شے اسی کے سہارے زندہ اور قائم ہے وہ ہر شے کے ظاہر و باطن کو دیکھتا اور اسے جانتا ہے۔ وہ متصرف بالارادہ ہے ازلی ابدی ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہی رہے گا۔ اس میں کوئی برائی یا کمزوری نہیں وہ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے اس کی صفات کے جلوے غیر محدود ہیں۔ اس کے لئے کوئی چیز ان ہونی نہیں ہے۔ اس نے اپنے بندوں کو جو صلاحیتیں عطا کی ہیں انہیں استعمال کر کے ہم اس کا قرب اور پیار حاصل کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پُرمعارف حوالہ پڑھ کر سنایا اور پھر بتایا کہ ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کے حصول کا دروازہ اس کے فضل سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ سے قیامت تک کے لئے کھلا ہے اور کبھی بند نہیں ہو سکتا چنانچہ یہ دروازہ آج بھی کھلا ہے اور میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک گھرانہ بھی ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ر ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۲۳ر اخاء ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین اور اس کے عملی تقاضوں سے انحراف کا ایک خطرناک پہلو

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ لوگوں کی گمراہی کا ایک بڑا سبب یہ ہوتا ہے کہ وہ دین اور اس کے تقاضوں نیز اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اسکے ارادوں سے یکسر غافل ہو کر عمل و کردار کے بعض خود ساختہ اصول وضع کر لیتے ہیں اور پھر یہ گمان کر بیٹھتے ہیں کہ جس ڈگر پر وہ چل رہے ہیں اُسی میں اُن کی فلاح مضمر ہے۔ وہ دین کو اپنے گمان کے مطابق بدل ڈالتے ہیں اور اس طرح مطمئن ہو جاتے ہیں کہ (اپنی تمام تر بدعملی کے باوجود) وہ راہِ حق پر گامزن ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ ایسے غلط کار لوگوں کو اُن کے غلط اندازِ فکر اور ان کے گمانوں کی تباہ کاریوں سے خبردار فرمایا ہے اور اس طرح انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنے گمانوں کے خود ساختہ خول سے باہر نکلیں اور اللہ تعالیٰ کے منشاء اور ارادوں کے مطابق اس دنیا میں زندگی گزاریں۔ فی الوقت ہم ایسے لوگوں کے ایک مخصوص نوعیت کے غلط اندازِ فکر اور گمانِ فاسد کا ذکر کر کے اُس کے انجام پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس غلط اندازِ فکر اور گمانِ فاسد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ (آل عمران آیت ۱۸۱)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اس (مال کے دینے) میں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے بخل کرتے ہیں وہ اپنے لئے (اس کو) ہرگز اچھا نہ سمجھیں۔ (اچھا نہیں) بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے۔ جن مالوں میں وہ بخل سے کام لیتے ہیں قیامت کے دن یقیناً ان کا طوق بنایا جائے گا (اور ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا)۔ اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے اور جو (کچھ) تم کرتے ہو اللہ اُس سے آگاہ ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ وہ مال روک رکھنے کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اس میں انہیں کوئی بُرائی نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اس خیال کو کہ اُن کا مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنا ہی اُن کے لئے اچھا ہے گمانِ فاسد قرار دیتا ہے جسے انہوں نے خدائی احکام کی نافرمانی میں خود اپنے دل سے گھڑ لیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے اس گمانِ فاسد کے بُرے انجام سے خبردار کیا ہے اور وہ یہی ہے کہ انہیں اس کا بہت بڑا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور وہ یہی ہے کہ یہ مال قیامت کے دن ایک طوق کی شکل میں ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا۔ اس ہولناک انجام کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝

(التوبہ آیات ۳۴، ۳۵)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور (بخل سے کام لے کر) اسے اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے (یہ عذاب) اُس دن ہو گا جبکہ (اس جمع شدہ سونے اور چاندی پر) جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی پھر اس (سونے اور چاندی) سے اُن کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے (اور کہا جائے گا) یہ وہ چیز ہے جسے تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے۔ پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے ان کا مزہ چکھو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ بخل سے کام لے کر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کو خرچ نہ کر کے بڑی عقلمندی کا ثبوت دے رہے ہیں وہ دراصل شیطان کے بہکاوے میں آ کر ایسا کرتے ہیں ان کا بیوقوف اور ناعاقبت اندیش ہونا اس سے ہی ظاہر ہے کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ کے خدائی حکم کو ٹال کر اس کی بخشش اور فضل کو تو رد کر دیتے ہیں اور برخلاف اس کے شیطان کے پیدا کردہ وسوسہ کو قبول کر کے بے حیائیوں میں مبتلا ہونا اور اپنی عاقبت کو خراب کرنا گوارا کر لیتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ (باقی ص۵)

اسلام تمام مذاہب پر ہر طور سے غلبہ پائیگا

صد شکر دیارِ مغرب سے اللہ کے پیارے آئے ہیں
تبلیغ کا فرض ادا کر کے مہدیؑ کے دُلارے آئے ہیں
وابستہ ہے جن سے نصرتِ دیں وہ ماہِ مبیںؑ و نادرِ دیں
اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے یورپ سے سندیسے لائے ہیں

صد شکر وہ اہلِ یورپ کو پیغام خدا پہنچا آئے
توحید و رسالت کا پرچم نگری نگری لہرا آئے
دل جیت کے تیغِ محبت سے اغیار کو اپنا بنا آئے
اور کفر کے ظلمت خانوں میں اسلام کی شمعیں جلا آئے

صد شکر کہ سیفِ قرآں سے پھر نافلۂ مہدیٔ زماں
تثلیث کے مرکزی قلعوں پر یلغارِ صداقت کر آئے
وہ جن کو عطا فرمائی ہے خود حق نے خلافت کی خلعت
للہ الحمد عیاں سب پر برکاتِ خلافت کر آئے

صد شکر اذانیں گونجتی ہیں مغرب کے شبستانوں میں بھی اب
توحید کا ڈنکا بجتا ہے یورپ کے صنم خانوں میں بھی اب
تثلیث سے بیزاری کے وہاں آثار نمایاں ہیں ہر سُو
اسلام کی باتیں ہوتی ہیں گرجاؤں کے ویرانوں میں بھی اب

للہ الحمد وہ لوگ بھی اب مسجدوں میں جبینیں دھرتے ہیں
اور ایک ہی خالق و مالک کی دن رات عبادت کرتے ہیں
پروانوں کی صورت بڑھ بڑھ کر اُس شمعِ ازل پر مرتے ہیں
فیضانِ شہِ دو عالمؐ سے سب جھولیاں اپنی بھرتے ہیں

اسلام کا سورج مغرب سے چڑھنے کا زمانہ آ پہنچا
اللہ کے فضل و رحمت سے موسم وہ سہانا آ پہنچا
جل جائیں گے خاک میں سب حربے یاجوجوں اور ماجوجوں کے
دجال کا خود اپنے ہاتھوں گھُٹ کے مر جانا آ پہنچا

سچ پوچھو تو دن نزدیک ہیں وہ جب سارا جہاں انشاء اللہ
بطحا کے رسولِ رحمتؐ پر دل سے ایماں لے آئے گا
اِک بقعۂ نور و ہدیٰ ہو گا ہر ملک ضیائے محمدؐ سے
اسلام تمام مذاہب پر ہر طور سے غلبہ پائے گا

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطاعتِ نظام کی اہمیت

مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ سر احمد صاحب لاہور چھاؤنی

کسی بچے کو اگر کہا جائے کہ آؤ روٹی کھا لو اور بڑے ادب سے چل کر آئے اور کھانا کھائے یا ایک مزدور کو تنخواہ سے کہا جائے کہ بازار سے فلاں چیز لے آؤ تمہیں انعام دیا جائے گا اور وہ یہ کام بھاگتا ہوا کرے تو ہم اسے اطاعت کہہ سکتے ہیں لیکن اس میں وہ جذبہ اور قربانی کا عنصر نہیں پایا جائے گا کہ جس قربانی اور جذبہ کی اطاعت کے لئے ضرورت ہے۔ اطاعت نام ہے اپنی ضروریات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے آرام کو قربان کرتے ہوئے دلی خواہشات کا گلا گھونٹتے ہوئے اور اپنے عزیز ترین رشتہ محبت کو پس پشت ڈالتے ہوئے بے چون و چرا حکم بجا لانے کا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اطاعت کوئی چھوٹی بات نہیں اور سہل امر نہیں یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتار دی جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔"

(الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

جب ہم اطاعت نظام کہتے ہیں تو اطاعت نظام کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ایک نظام تو وہ ہے جو خدا تعالیٰ انبیاء اور ان کے خلفاء کے ذریعے قائم کرتا ہے اور دوسرا انتظام سربراہ مملکت یا فرمانروا قائم کرتے ہیں لیکن ہم اس فرصت میں اس نظام پر کسی قدر روشنی ڈالیں گے جو خدائی احکام بجا لانے کے لئے انبیاء اور خلفاء قائم کرتے آئے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشن کو پورا کرنے کے لئے ایک نظام قائم کیا اور آپ کے بعد خلفاء راشدین نے بھی وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ نظام قائم کئے اور اس نظام کی اطاعت کے نتیجے میں مسلمان خواہ مشرق میں تھے خواہ مغرب میں۔ وہ شمالی علاقہ سے تعلق رکھتے تھے یا جنوبی علاقہ سے۔ سب ایک ہی لڑی میں پروئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں انھیں دنیا کی عظیم سلطنتیں بھی ملیں اور روحانی طور پر خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

قرآن مجید اور احادیث میں بڑی وضاحت سے اور لطیف پیرائے میں اطاعت کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ سورۃ النساء میں فرماتا ہے:۔

"جو رسولؐ کی اطاعت کرے (تو سمجھو کہ) اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

(آیت قرآنی کا ترجمہ)

اب دیکھیں خدا تعالیٰ نے ایک نظام قائم کیا جو انبیاء کے وجود کی اطاعت میں ہے۔ خدا تعالیٰ کے اسی اصول کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی اطاعت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے رسولوں کی اطاعت کی جائے اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ جب تک ہم خلفاء کے قائم کردہ نظاموں کی بھی اطاعت نہیں کریں گے ہم خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ایک اور مقام پر فرمایا:۔

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔"

(آیت قرآنی کا ترجمہ)

اب خدا تعالیٰ نے کس طرح وضاحت کر دی ہے کہ انسان تب ہی بامراد ہو سکتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ کے رسولوں کی اطاعت کرے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"تنگدستی اور خوشحالی میں اور خوشی اور ناخوشی کی حالت میں اور حق تلفی اور ترجیحی سلوک کے باوجود غرض ہر حالت میں تیرے لئے امام وقت کا حکم سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔" (مسلم)

پھر حسب و نسب۔ امارت اور غربت کے تفرق کو یکسر مٹاتے ہوئے رحمۃ للعالمینؐ نے فرمایا:۔

"غور سے سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر ایک ایسے شخص کو مقرر کیا جائے جو حبشی ہو اور اس کا سر منقے کے دانے کے برابر ہو"

اطاعت کی اہمیت اس سے بھی عیاں ہے کہ خدا تعالیٰ نے صرف اطاعت کا حکم دے کر ہی بات ختم نہیں کر دی بلکہ اس کی ٹریننگ کا انتظام بھی ساتھ کر دیا مثلاً نماز ہے جو ہمیں روزانہ پانچ وقت انتہائی اطاعت کا سبق دیتی ہے جس میں بادشاہ اور رعایا۔ حاکم و محکوم۔ بچہ اور بوڑھا۔ محتاج بھی پہلو میں اور حبیب قدر دل میں لیٹا ہوا ہے انسان ایک ہی امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی حرکات کے تابع اپنی حرکات بجا لاتے ہیں۔ پھر روزے ہیں جس میں سالانہ ٹریننگ کا انتظام کیا گیا ہے اس ٹریننگ میں سکھایا جاتا ہے کہ خدائی حکم کے تحت بھوکے رہو۔ پیاسے رہو۔ جب کھانے کے لئے کہا جائے تو اس میں تاخیر نہ ہو۔ اپنی نفسانی خواہشات کو مٹا دو تا جب امام وقت حکم دے کہ خود بھوکے رہو اور غریب کو کھانا دو۔ خود پیاسے رہو۔ لیکن مظلوموں کی پیاس بجھاؤ۔ وقت آنے پر تمام دنیاوی خواہشات اور نفسانی خواہشات ختم کر دو تا اگر ایسا خدائی حکم کے تحت کرنا پڑے تو سوچ نہ پڑ جائیں بلکہ ہمارا کام صرف عمل کرنا ہو۔ شیطان ہمارے قدم نہ ڈگمگا دے۔

سو انبیاء اور ان کے خلفاء کی اطاعت ہمیں نہ صرف کھلی گمراہی سے بچاتی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے فرمان:۔

"جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔"

(النساء: ۷۰)

ایسے لوگ صرف خود ہی ان میں شامل نہیں ہوں گے بلکہ ان کی نسلیں بھی یہ مقام حاصل کریں گی۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کے واقعہ سے عیاں ہے جب خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اپنی بیوی اور معصوم بچے حضرت اسمٰعیلؑ کو بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے تو آپ کی اطاعت بے مثال تھی۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے یہ نہیں پوچھا کہ ان کو کھانے اور پینے کو کہاں سے ملے گا بلکہ آپ صرف حکم بجا لائے اور دونوں ماں بیٹے کو وہاں چھوڑ آئے اور جب حضرت ہاجرہؓ کے پوچھنے پر حضرت ابراہیمؑ نے بتایا کہ میں تمہیں خدا تعالیٰ کے حکم پر چھوڑے جا رہا ہوں تو انھوں نے واویلا نہیں کیا۔ سر نہیں پیٹا کہ ہمارا کیا بنے گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کا اس رنگ میں نمونہ پیش کیا کہ خاوند تو بار بار پلٹ کر دیکھتا جاتا تھا لیکن اس اطاعت گزار بیوی نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ پھر دیکھیں حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو بتایا کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے میں تمہیں ذبح کرنا چاہتا ہوں تو وہ بھاگ کر ماں کے سینے سے نہیں لپٹ گئے۔ انھوں نے شور مچا کر بستی والوں کو اکٹھا نہیں کیا بلکہ اس بچے نے خدائی حکم سنتے ہی بے چون و چرا اپنے آپ کو زمین پر لٹا دیا تو یہ ماں۔ باپ اور بیٹے یا یوں کہیں کہ ایک مرد، عورت اور ایک بچے کا ہی نہیں بلکہ ایک خاندان کی اطاعت ہی کا ثمرہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے ان کی نسل میں ایک عظیم الشان نبی پیدا کیا جس کی قوت قدسیہ نے دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا۔ نہایت ہی سرکش اقوام خدائے واحد کے حضور سجدہ ریز ہو گئیں۔ الٰہی بشارتوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس صدی میں مبعوث ہوئے آپ نے بھی احکام خداوندی کو از سر نو زندہ کیا اور جماعت میں فرمانبرداری اور اطاعت کا جذبہ پیدا کیا اور جماعت نے بھی انتہائی اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ خدا تعالیٰ کی محبت میں مخمور ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کے لئے دنیاوی جاہ و حشمت پر موت کو ترجیح دی اور مسکراتے ہوئے سنگسار اور قتل ہو گئے۔ ایسے عشاق بھی تھے کہ جب موت نے بلایا تو جس حالت میں تھے اسی حالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں عورتوں کو بھی بغیر (کہ محبوب کی اطاعت گوارہ نہیں ایک لمحہ بھی تاخیر نہ ہو) زاد راہ لئے بغیر سینکڑوں میل دور محبوب کی طرف دوڑ پڑے۔ اسلام اور حضرت خاتم النبیینؐ کے لئے غیرت رکھنے والے ایسے بھی تھے کہ خلیفۂ وقت کی آواز پر "شدھی کی تحریک" کے خلاف جان کو خطرہ میں ڈال کر میدان جہاد میں کود پڑے۔ مظلوموں کی دادرسی کرنے والے بھی تھے کہ آقا کی ایک ہی آواز پر کیا وکلاء اور کیا علماء۔ انہوں نے ڈوگرہ حکومت کے خلاف کشمیر ہو ڈیرے ڈال دیئے۔ دنیا کی آلائشوں اور رنگینیوں سے بے نیاز بھی تھے جنہوں نے اپنی جائیدادیں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیں اور اپنے اثاثے خلیفہ وقت کے مطالبہ پر پیش کر دیئے۔ خدا تعالیٰ کے حکم پر انہوں نے اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا مگر خلیفۂ وقت کے فرمان کے مطابق اطاعت کا ایسا نمونہ دکھایا کہ مسکراتے چہروں سے دشمن کے وار جھیلے ان سے گالیاں سنیں اور انہیں دعائیں دیں۔

یہ حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کے اطاعت گزار بندے سنگسار بھی کئے گئے۔ محبوب کی آواز کانوں میں پڑتے ہی دیوانہ وار دوڑ پڑے۔ حضرت خاتم النبیینؐ کے عشق میں "شدھی کی تحریک" کے خلاف نبرد آزما بھی ہوئے۔ اسلام کی تبلیغ کی خاطر انہوں نے اپنے اثاثے خلیفۂ وقت کے قدموں میں ڈال دیئے۔ ظالموں کے وار مسکراتے چہروں سے جھیلے لیکن یہی احکام تو نہیں جن پر عمل کر کے ہم سرخرو ہو گئے اور بھی بیسیوں احکام ہیں جن کی اطاعت کے بغیر ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتے ہم خدا تعالیٰ کے دامن سے وابستہ نہیں رہ سکتے اور یہ دعویٰ بھی نہیں کر سکتے کہ جو کچھ سنا ہم نے آمنّا وصدقنا کہا۔

ان احکام میں سے ایک حکم پردہ کا بھی ہے۔ ہمیں بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ اس حکم پر ہماری بعض بہنوں اور بیٹیوں نے اطاعت کا اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ خدا تعالیٰ کا حکم ہے:۔

"اے نبی۔ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ (جب وہ باہر نکلیں) اپنی بڑی چادر کو سر تک پر گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں۔"

(ترجمہ الاحزاب: ۶۰)

عورتوں کو اپنا چہرہ چھپانے کا یہ کتنا واضح حکم ہے۔ اس حکم کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت فرمائی اور جماعت کو تلقین کی۔ خلفاء نے بار بار یاد دہانی کرائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک طویل خطبہ دیا جو ٹریکٹ کی صورت میں جماعتوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہمارے پیارے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پاکستان اور یورپ کے دورہ میں بھی جماعت میں بے پردگی پر اظہار تشویش کرتے ہوئے عورتوں اور بچیوں کو اسلامی پردہ کی رغبت دلائی سلسلہ کے علماء کی طرف سے اس پر مضمون لکھے گئے اور تقریریں کی گئیں

میں اپنی بہنوں، بچیوں اور ان کے والدین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت یاد دلاتا ہوں جس کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"یہ اطاعت ایک سہل امر ہے؟ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ دوزخ کا تو بند کرو اور دوسرا دروازہ کھلا رکھو۔"

(البدر ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود کی اس نصیحت کی جو اہمیت ہے واضح ہے۔ مجھ جیسا ناچیز اور بے علم انسان اور وضاحت کیا کر سکتا ہے۔

اے مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت! جس نے اسلام کے اہم بڑے بڑے کام کرنے ہیں جس نے اسلام کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں گاڑنا ہے جن کو دنیا کی پرواہ نہیں "زمانہ" کی اصلاح کا کام سپرد ہوا ہے۔ جنہوں نے اپنے عمل اور اخلاق سے دنیا کے دل جیتنے ہیں آپ کیسے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ع

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

کتنا بڑا اعزاز ہے، کتنی عظیم بشارت ہے کتنا بڑا انعام ہے۔ آپ اس انعام و اعزاز کو اپنی غفلت سے کیوں کھو رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم زمانہ کی گردش دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ ہم میں سے بعض خود ہی اس رو میں بہے جا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی اختیار کرنے کے بعد ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ہم مغرب کی تقلید کریں جو خود اس بحر زخار سے نکلنے کے لئے ہاتھ پیر مار رہے ہیں لیکن کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

آئیں! ہم اپنے سچے اور مہربان خدا کا دامن پکڑ لیں۔ آئیں ہم اپنے سمیع خدا کو پکاریں۔ اس کے حضور گڑگڑائیں کہ اے اپنے بندوں کی پکار سننے والے ہم سے ضرور کوتاہیاں ہوئیں ہم یقیناً اپنے وعدہ کے مطابق دین کو پوری طرح دنیا پر مقدم نہ رکھ سکے۔ دنیا کو اپنے نقش قدم پر چلانے کی بجائے ہم نے خود ان کی پیروی کی۔ دنیا کو راہ مستقیم دکھانے کی بجائے ہم خود بھٹک گئے۔ سو اے ہمارے آقا! اے محمدؐ اور احمدؑ کے خدا! ہماری آہ و زاری کو سن اور ہمیں ان صحابہؓ کی طرح اطاعت کی توفیق عطا فرما جنہوں نے تفصیلات معلوم کئے بغیر ایک ہی آواز پر شراب کے مٹکے مدینہ کی گلیوں میں بہا دیئے اور ہمیشہ کے لئے اس سے متنفر ہو گئے۔ ہمیں حضرت علیؓ کی اطاعت اور فرمانبرداری عطا کر جو ہجرت کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر بستر مرگ پر لیٹ گئے۔ ہمیں ان صحابیاتؓ کے نقش قدم پر چلا جنہوں نے پردہ کا حکم نازل ہونے پر اپنے آپ کو نامحرم مردوں سے چھپا لیا۔ اے ہر بات پر قدرت رکھنے والے مالک! ہمیں حضرت ہاجرہ کے صبر و اطاعت کے زیور سے آراستہ کر جس نے صرف تیری رضا کی خاطر اپنے معصوم بچے کے ساتھ بے آب و گیاہ علاقہ میں ٹھہرنے کا عزم کر لیا اور اس کے نتیجہ میں ایک ایسے پیارے وجود سے نوازی گئیں جس پر قیامت تک فرشتے بھی اور انسان بھی درود بھیجتے رہیں گے۔ (اللّٰھم صل علی محمد وآل محمد وبارک وسلم!) اے خدا تو ایسا ہی کر! آمین!

اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی رسید بک نمبر ۱۳۱۷ جو کہ رسید نمبر ۱ تا ۱۶ استعمال ہو چکی ہے گم ہو گئی ہے

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر کی رسید بک نمبر ۱۲۷۹۸ جو کہ رسید ۱ تا ۶۶ استعمال ہو چکی ہے۔ گم ہو گئی ہے

خدام مطلع رہیں اور ان رسید بکوں پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تفریحی و ورزشی مقابلے سالانہ اجتماع انصار اللہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقع پر حسب ذیل تفریحی و ورزشی مقابلے ہوں گے۔

(۱) والی بال (۲) رسہ کشی۔ (۳) دوڑ ۱۱۰ گز (۴) کلائی پکڑنا۔ (۵) گولا پھینکنا۔

والی بال اور رسہ کشی میں حسب ذیل علاقوں سے ایک ایک ٹیم شامل ہوگی۔

ربوہ: ٹیم کے نگران مکرم چوہدری محمد شریف صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ ہوں گے۔

صوبہ پنجاب: ٹیم کے نگران مکرم چوہدری احمد دین خان صاحب ناظم ضلع فیصل آباد ہوں گے۔

صوبہ سرحد: نگران مکرم چوہدری رکن الدین صاحب ناظم اعلیٰ سرحد پشاور ہوں گے۔

صوبہ سندھ: نگران مکرم قریشی عبد الرحمان صاحب ناظم اعلیٰ سندھ سکھر ہوں گے۔

انصار کھلاڑی صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے علاقہ کے نگران سے رابطہ قائم کریں۔

(منتظم تفریحی و ورزشی مقابلے سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم ستمبر تا ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۸ء

(۲)

۴۶۔ مکرم شیخ طاہر احمد صاحب	کراچی	۲۰۔۰۰
۴۷۔ " چوہدری رکن الدین صاحب	"	۲۰۔۰۰
۴۸۔ " ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۲۵۔۰۰
۴۹۔ مکرمہ امۃ الرشید شائستہ صاحبہ	"	۱۵۔۰۰
۵۰۔ مکرم شیخ انوار رسول صاحب	"	۱۸۔۰۰
۵۱۔ مکرمہ بدر النساء خانم شیخ صاحبہ	"	۱۵۔۰۰
۵۲۔ مکرم بریگیڈیر اعجاز احمد صاحب	"	۲۰۰۔۰۰
۵۳۔ " غلام قادر صاحب	"	۱۰۔۰۰
۵۴۔ مکرمہ بشریٰ سلیمان صاحبہ سوسائٹی	"	۸۰۔۰۰
۵۵۔ " امۃ الحفیظ بیگم خواجہ محمد یوسف صاحب مرحوم	"	۵۰۔۰۰
۵۶۔ " امۃ الہادی انور صاحبہ	"	۱۰۔۰۰
۵۷۔ " امۃ القادر صاحبہ	"	۱۰۔۰۰
۵۸۔ " حفیظہ اشرف صاحبہ عزیز آباد	"	۳۰۔۰۰
۵۹۔ " مسرت خلیل صاحبہ	"	۲۰۔۰۰
۶۰۔ " ناصرہ بیگم ڈاکٹر منظور الحق صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
۶۱۔ مکرم رانا محمد خان صاحب	بہاولنگر	۴۵۔۰۰
۶۲۔ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ ہانڈو گوجر		۲۰۔۰۰
۶۳۔ " مسز منیر صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین		۱۰۰۔۰۰
۶۴۔ مکرم محمد رفیق صاحب دار الصدر شمالی ربوہ		۱۰۔۰۰
۶۵۔ " مخدوم الطاف احمد صاحب میانی		۱۰۔۰۰
۶۶۔ " چوہدری عبد المجید صاحب چک ۱۲۲ فیصل آباد از والد صاحب مرحوم و والدہ صاحبہ		۲۰۔۰۰
۶۷۔ " محمد سعید احمد صاحب S.E	پشاور	۱۰۔۰۰
۶۸۔ " مرزا آفتاب احمد صاحب	"	۵۰۔۰۰
۶۹۔ " محمود احمد صاحب مرحوم	"	۱۰۔۰۰
۷۰۔ " کرنل راجہ محمد اسلم صاحب	"	۱۰۔۰۰
۷۱۔ مکرمہ بیگم ڈاکٹر خواجہ محمود احمد صاحب	"	۱۰۔۰۰
۷۲۔ " اہلیہ محمد لقمان صاحب حال کینیڈا	"	۱۰۵۔۰۰
۷۳۔ " وقار احمد صاحب	"	۱۰۔۰۰
۷۴۔ " سردار احمد صاحب	راولپنڈی	۱۲۰۔۰۰
۷۵۔ " منصور سلیم صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
۷۶۔ " عبد الکریم باسط صاحب	"	۱۰۔۰۰
۷۷۔ مکرمہ اُمِ رفعت محمود صاحب	"	۱۰۔۰۰
۷۸۔ مکرم شیخ انعام اللہ صاحب	"	۲۰۔۰۰
۷۹۔ مکرمہ امۃ المجید صاحبہ	"	۵۰۔۰۰
۸۰۔ مکرم ملک محمود احمد صاحب S.D.O	"	۱۱۔۰۰
۸۱۔ " آفتاب زبیری صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
۸۲۔ مکرمہ قمر شہناز زبیری صاحبہ	"	۵۵۔۰۰
۸۳۔ مکرم سعید احمد خان صاحب معرفت میجر محمد اسلم صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
۸۴۔ مکرمہ والدہ صاحبہ " " " "	"	۳۰۔۰۰
۸۵۔ مکرم شیخ محمد طلحہ صاحب	"	۲۰۔۰۰
۸۶۔ مکرمہ بیگم ڈاکٹر عبد المجید صاحب مرحوم	"	۵۰۔۰۰
۸۷۔ مکرم عزیز اللہ خان صاحب	"	۱۰۔۰۰
۸۸۔ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ "	"	۱۰۔۰۰

(باقی)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ؕ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (البقرہ آیت ۲۷۰)

ترجمہ:۔ شیطان تمہیں (خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے منع کر کے) محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے (انفاق فی سبیل اللہ کی تلقین کر کے) ایک بڑی بخشش اور بڑے فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے (اور ایسا شخص خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے ذرا نہیں ہچکچاتا)۔ اور جسے حکمت عطا کی گئی ہو تو (سمجھو کہ) اسے (ایک) بہت ہی نفع رساں چیز مل گئی اور (یاد رہے کہ) عقلمندوں کے سوا نصیحت بھی کوئی حاصل نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کے بہکاتے میں آ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ نہ کرنے والوں کو پرلے درجہ کا بیوقوف قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ عقلمند وہی ہیں جو اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کی بخشش اور بہت بڑے فضل کے وارث بنتے ہیں وہ سراسر نفع میں رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس دنیا میں ان کے مال کو بڑھاتا ہے اور اگلے جہان میں ان کے لئے جنت مقدر کر دیتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کرنا اور اس بخل کو اپنے لئے اچھا سمجھنا دین اور اس کے عملی تقاضوں سے روگردانی اختیار کرنے کے مترادف ہے اور پرلے درجہ کی نادانی اور بیوقوفی پر دلالت کرتا ہے۔

خالی آسامیاں

اس پراجیکٹ کے پراجیکٹ ہائی سکول میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں:۔

(۱) ٹرینڈ گریجوایٹ ٹیچر	(خاتون)	بی اے، بی۔ ایڈ۔ ہائی کلاسز کو ہوم اکنامکس کی موٹی موٹی باتوں کی تدریس کے لئے۔ تنخواہ کا سکیل نیشنل پے سکیل ۱۵۔ یعنی ۵۵۰—۲۵—۹۰۰/۴۰—۱۱۰۰
(۲) ٹرینڈ گریجوایٹ ٹیچر (استاد برائے ریاضی)	(مرد)	بی۔ ایس سی، بی۔ ایڈ (فزکس/ریاضی) این پی ایس ۱۵ یعنی ۵۵۰—۲۵—۹۰۰/۴۰—۱۱۰۰
(۳) ٹرینڈ گریجوایٹ ٹیچر (اُردو)	(مرد)	بی۔ اے (اردو)، بی۔ ایڈ۔ این پی ایس ۱۵
(۴) سینئر ٹیکنیکل ٹیچر (استاد برائے ٹیکنالوجی)	(مرد)	بی۔ اے/بی۔ ایس سی مع ڈی۔ آئی۔ اے (ایجوکیشن)
(۵) جونیئر ٹیچر	(خاتون)	میٹرک/پی ٹی سی/ایف۔ اے/سی ٹی یا جے وی/ایس وی — این پی ایس نمبر ۸ یعنی ۳۷۰—۱۴—۵۱۴/۱۸—۶۴۰

مندرجہ بالا تنخواہوں کے علاوہ واپڈا کالونیز میں بلا کرایہ غیر آراستہ رہائشی مکان کی سہولت یا اس کی بجائے تنخواہ کا ۴۵ فیصد ہاؤس رینٹ الاؤنس — ایک مقررہ حد تک مفت بجلی کی فراہمی — پانی کی مفت فراہمی — طبی علاج کی سہولتیں یا اس کی بجائے ۳۵ روپے ماہوار نقد طبی الاؤنس — بچوں کے لئے مفت تعلیم کی سہولت — اور حسب قواعد پنشن کا حق بھی ہوگا۔

جو امیدوار مندرجہ بالا شرائط اور تعلیمی قابلیت پر پورے اُترتے ہوں وہ ۲۰ر نومبر ۱۹۷۸ء کو برائے انٹرویو/ٹیسٹ، اپنی درخواستوں اور اسناد کے ہمراہ پرنسپل پراجیکٹ ہائی سکولز کے روبرو پیش ہوں۔

دستخط: (محمد مقبول)

ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن)

برائے جنرل مینیجر اینڈ پراجیکٹ ڈائریکٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماع خدام الاحمدیہ کا اختتام

(بقیہ صفحہ اوّل)

پیار کا مشاہدہ کرنے والے افراد موجود نہ ہوں۔

حضور نے فرمایا ہمارا دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے دلی ایمان کے مطابق خاتم الانبیاء اور افضل الرسل یقین کرتے ہیں۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ واقعی درست اور سچ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آپؐ کی خاطر ہی اِس کائنات کو پیدا کیا گیا آدمؑ سے لے کر جس قدر صلحاء، اولیاء اور بزرگ دُنیا میں پیدا ہوئے اُن سب نے آپؐ سے ہی فیض حاصل کیا۔ آپؐ پر کسی اور کا کوئی احسان نہیں ہے اور سب آپؐ کے زیرِ احسان ہیں۔ جب اِس دُنیا میں آدمؑ کا وجود بھی پیدا نہ ہوا تھا آپؐ اُس وقت بھی خاتم الانبیاء تھے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ دُنیا میں آنے والے سارے کے سارے انبیاء آپؐ کے خاتم الانبیاء بننے کے بعد اِس دُنیا میں آئے اور ان سب نے آپؐ سے فیض حاصل کیا۔ جس طرح وحدانیت اِس کائنات کی بنیاد ہے اسی طرح آپؐ کا تمام انسانوں کی پیدائش سے قبل خاتم الانبیاء ہونا بھی ایک بنیادی حقیقت کائنات ہے۔ آپؐ افضل الرسل ہیں خدا کے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ کُل انبیاء اور کُل انسانوں کے محسنِ اعظم ہیں۔

حضور نے فرمایا ہمارا تیسرا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی کامل و مکمل کتاب ہے۔ تمام ان صداقتوں نے بھی جو قرآن سے قبل نازل ہونے والی شریعتوں میں پائی جاتی تھیں اپنے آپ کو قرآن کریم کا محتاج پایا کیونکہ قرآن کریم سے ہی لے کر ان شریعتوں میں انہیں رکھا گیا اور پھر قرآن نے انہیں جامع اور مکمل رنگ میں بیان کر دیا۔ پس پہلی سب شریعتیں قرآن کی محتاج ہیں مگر قرآن کسی اور شریعت کا محتاج نہیں ہے۔ قرآن میں تاقیامت پیش آنے والی تمام انسانی ضروریات علمی اور عملی رنگ میں موجود ہیں اس پر عمل پیرا ہو کر ہم خدا کا پیار حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی کوئی آیت کوئی فقرہ۔ فقرہ کا کوئی ٹکڑا کوئی لفظ کوئی حرف حتیٰ کہ کوئی زیر زبر اور پیش ایسی نہیں جو منسوخ ہو سکے یا جسے بدلا جا سکے۔ اِس میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ ہر قسم کے علوم کی جامع کتاب ہے اس کا ہر حکم قابلِ عمل ہے اور اس کے ہر کسی ایک حکم پر بھی عمل نہ کیا جائے تو خدا کی طرف سے بازپُرس ہو گی۔ ہم سارے کے سارے قرآن پر اور اس کے ہر حکم پر عمل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ مثلاً قرآن نے عورتوں کے لئے پردے کا حکم دیا ہے اس پر بھی عمل کرنا بہرحال ضروری ہے ہم اپنی جماعت کے کسی فرد کو اِس کی خلاف ورزی نہیں کرنے دیں گے نہ زبان سے اور نہ عمل سے۔

آخر میں حضور نے فرمایا جب ہمارے آقا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپؐ پر ایمان لانے والوں کو بڑے دُکھ دئے گئے۔ اِس کی ایک مثال حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں جن کے بدن کو ننگا کر کے سخت گرمی میں تپتی ہوئی ریت پر انہیں لٹا کر ان کے سینے پر پتھر رکھ دئے جاتے تھے لیکن پھر بھی اُن کی زبان سے "احد" "احد" ہی کے الفاظ نکلتے تھے۔ مَیں ہر احمدی سے یہ کہتا ہوں کہ اس میں بھی یہی رُوحِ بلالی ہونی چاہیئے۔ اگر دُنیا کی ساری طاقتیں مِل کر ان کے حقوق کو غصب کریں اور تعصب کے پہاڑ بھی ان کے سینوں پر رکھ دئے جائیں تو بھی وہ کبھی خدا کی واحدانیت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رسالت سے انکار نہیں کر سکتے۔ ان کی رُوح کی ایک ہی آواز ہو گی اور وہ ہو گی "احد"۔ "احد"۔ کوئی طاقت ہم سے ہمارا ایمان اور رُوحِ بلالی نہیں چھین سکتی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے فرمایا اب ہم اجتماعی دعا کے ساتھ اِس اجتماع کو ختم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنا مقام پہچاننے کی توفیق دے ایمان پر ثبات قدم عطا فرمائے اور عشقِ محمدیؐ میں مستانہ وار ایسی زندگیاں گذارنے کی توفیق دے۔ وہ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور ساری دُنیا آپ کے ذریعے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی توفیق پائے آمین۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جو بہت سوز و گداز اور رقت سے معمور تھی۔ بعد ازاں حضور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان واپس تشریف لے گئے اور اِس طرح خدام الاحمدیہ کا یہ سالانہ مرکزی اجتماع بخیر و خوبی نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمدللہ

ٹکٹ برائے سالانہ اجتماع انصار اللہ

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقدہ ۲۷-۲۸-۲۹ر اخاء/اکتوبر کے موقع پر داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہو گا۔ تمام دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ۲۷ر اخاء/اکتوبر کو بارہ ۱۲ بجے تک اپنے ٹکٹ حاصل کر لیں۔ نمائندگان، اراکین انصار اللہ اور زائرین کو ۲۷ر اخاء کو بارہ بجے تک دارالضیافت اور مرکزی دفتر انصار اللہ سے ملیں گے اور اس کے بعد انصار اللہ کے جنوبی گیٹ کے ساتھ شامیانہ میں واقع منتظم صاحب تقسیم ٹکٹ کے دفتر سے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دردمندانہ درخواستِ دُعا

میرے چھوٹے بھائی سیّد حمید احمد صاحب کیلیفورنیا میں نہانے کے تالاب میں ڈوب گئے تھے مگر خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان کو بچا لیا۔ چوبیس گھنٹے ہسپتال میں INTENSIVE CARE (کڑی نگرانی) میں رکھے گئے۔ پانی سے ان کے پھیپھڑے بُری طرح متاثر ہو گئے ہیں۔ ۳۰ر ستمبر سے ہسپتال میں داخل ہیں اور سخت بیمار ہیں۔ پردیس میں نوعمر بیوی اور چار ننھے بچوں کا ساتھ ہے۔ جملہ احبابِ جماعت میرے بھائی کے لئے دردمندانہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ، لمبی کام والی عمر اور دین دُنیا کی حسنات عطا فرمائے۔ آمین

عاجزہ سیّدہ نسیم سعید

ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ایک عرصے سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔ ہمارے پاس ربوہ شہر کے ہر محلہ میں ہر قسم کے پلاٹ اور مکان برائے فروخت موجود ہیں۔ نیز ربوہ کے قریب:

زرعی زمین اور کالونیوں میں رہائشی پلاٹس

بھی خرید سکتے ہیں۔ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح مشورہ دیا جائے گا ہمیں آپ کی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے:

فون: ۵۳۵

احمد اسٹیلٹس پراپرٹی ڈیلرز انیس مارکیٹ ربوہ

ضرورت

دواخانہ کے لئے ایک آدمی کی ضرورت ہے جو دوائیاں کوٹنے، گولیاں بنانے اور صفائی کرنے کا کام ہو گا۔ ضرورتمند پریذیڈنٹ یا صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست لائیں۔

(مینجر دواخانہ خدمتِ خلق گولبازار ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴